9348 - انشورنس كے ذریعہ لین دین كرنے والی كمپنی میں ملازمت

سوال

میں ایك كارگو كمپنی میں ملازم ہوں جو دنیا كے ہر كونے میں سامان كارگو كرتی ہے، مجھے ملازمین كے نگران نے بتایا كہ میرے لیے سامان كارگو كرنے والے شخص یہ بتانا ضروری ہے كہ كارگو كی قیمت میں 3.5 % فیصد انشورنس جمع كروانا ممكن ہے جس سے كارگو كیا گیا سامان محفوظ رہے گا، اگر تو گاہك اس سے اتفاق كرے تو مجھے صرف ایك بٹن دبانا ہو گا، اور اس طرح یہ معاملہ چند سیكنڈ میں پایہ تكمیل تك پہنچ جاتا ہے، تو كیا انشورنس كی بنا پر میری ملازمت حرام ہو جاتی ہے؟ اور كیا یہ سود ہے؟ اور كیا میں اللہ تعالی كی لعنت كا مستحق ٹھرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب كارگو كیا گیا سامان شرعی طور پر جائز ہو اور حرام اشیاء میں سے نہ ہو مثلا: یہ كہ شراب یا خنزیر كا گوشت، یا كھانے پینے والے حرام مواد میں سے یا حرام لباس وغیرہ نہ ہو تو پھر كارگو كا كام كرنا جائز ہے.

دوم:

تجارتی انشورنس جس كا انشورنس كمپنیاں لین دین كرتی ہیں وہ حرام ہے، اور اس كی حرمت میں یہ ہے كہ یہ انشورنس سود اور جوئے پر مشتمل ہے، اور یہ دونوں ہی قرآن وسنت اور مسلمانوں كے اجماع سے حرام ہیں.

اس كی مزید تفصیل كے لیے آپ سوال نمبر (8889) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی كا كہنا ہے:

زندگی اور ممتلكات كی انشورنس شرعا حرام اور ناجائز ہے، اس لیے كہ اس میں دھوكہ و فراڈ اور سود پایا جاتا ہے، اور اللہ عزوجل نے ان معاملات كی وجہ سے ہونے والے نقصان كی حفاظت كے لیے ہر قسم كے سودی معاملات اور دھوكہ وفراڈ پر مبنی معاملات كو حرام قرار دیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے خرید وفروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے دھوکہ والی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 5).

سوم:

اللہ سبحانہ وتعالی نے سود کو بہت عظیم گناہ قرار دیا اور اس پر بہت سخت وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا ڈر اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پکے اور سچے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ ہے البقرۃ (278 - 279)

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور اور سود کھلانے والے اور اسے لکھنے والےاور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں" صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح میں کہتے ہیں:

اس میں سودی معاملات کرنے والوں کی سودی بیع کو لکھنے اور اس کی گواہی دینے کی تصریح ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ: باطل کی اعانت اور مدد کرنا بھی حرام ہے. اھـ

انشورنس کے معاملہ کی تکمیل کے لیے آپ کا بٹن دبانا بھی لکھنے کے مترادف اور اس کی جگہ پر ہے، اور سابقہ حدیث میں شامل ہوتا ہے.

چہارم:

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے ایسی کمپنی اور ادارے میں ملازمت کرنی جائز نہیں جس میں کسی بھی طرح سے سودی اور حرام معاملات کا لین دین ہوتا ہو، اور یہ حرمت صرف سود لکھنے اور اس کی گواہی دینے والے کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ کمپنی میں کام کرنے والے سب ملازمین شامل ہوتے ہیں حتی کہ گیٹ کیپر اور صفائی کرنے والا بھی، کیونکہ اس میں کمپنی کے حرام کاموں میں کمپنی کی معاونت ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور برائی اور گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کیا کرو المائدۃ (2).

پنجم:

مسلمان شخص کو حلال کام کرنے کی حرص رکھنی چاہیے، کیونکہ حرام خوری دعاء کی عدم قبولیت کا باعث بنتی ہے اور اس کی عدم قبولیت کے اسباب میں سے ایك سبب ہے، اور جہنم میں داخل ہونے کے اسباب میں سے بھی ایك سبب حرام خوری ہے، لہذا جو جسم بھی حرام پر پلا اس کے لیے آگ زیادہ بہتر اور اولی ہے.

اور جب کوئی مسلمان اللہ تعالی کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے حرام کو ترك کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس سے بھی افضل اور اچھی چیز عطا فرمائے گا، اس لیے کہ جس نے بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کی لیے ترك کیا اللہ تعالی اسے اس کےعوض میں اس سے بہتر عطا فرماتا ہے.

واللہ اعلم .